روزہ

لغوی اعتبار سے روزے (صوم) کا مطلب ہے "رک جانا"
"باز رہنا" اور "ٹھہر جانا"

شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ہے "فجر سے
لے کر مغرب تک کھاتے پینے اور عمل مباشرت
اور دیگر برائیوں سے مکمل طور پر اجتناب
کرنا۔

روزے کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت
حاصل ہے۔ روزے کی اہمیت کا اندازہ اس
بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو ارکانِ
اسلام میں بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے
پر رکھا گیا ہے۔

پیر حضورﷺ نے روزے کی وضاحت کرتے ہوئے
فرمایا ۔-
"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، جسم کی زکوٰۃ روزہ
ہے"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔

"پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو
پائے اُسے چاہیے روزہ رکھے" (البقرہ 185)

روزہ ارکانِ اسلام میں تیسرا رکن ہونے
ساتھ ساتھ ایک عظیم عبادت کا درجہ بھی

دکھتا ہے۔ روزے سے مقصود تقویٰ کا حصول
ہے تاکہ انسان کے اندر اسی استعداد پیدا
ہو سکے جس کے ذریعے وہ گناہ کے خلاف
مزاحمت ہو سکے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ
بھی اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہے بلکہ
روزے کے حوالے سے خالق ارض و سما کا یہ
ارشاد ہے ؛ -

" روزہ میرے لیے ہے اور میں اس
کا بدلہ خود دوں گا "

ایک صائم کا فرض روزے کی تربیت کا ایسا
عملی نمونہ ہیں کہ انسان کے اندر یہ احساس
پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے
تقاضوں سے اور کھانے جیسی حلال چیزوں کو
چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح روزے کے ذریعے
انسان کے اندر صائم کی رضا پر عمل کا
جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

* روزے کی اہمیت و فرضیت ہے ؛ =

⟸ قرآن مجید میں روزے کی اہمیت ہے؛ -

ارشاد باری تعالیٰ ہے ہ-

" اے ایمان والو! تم پر روزے فرض
کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں
پر فرض کیے گئے تاکہ تم پرہیزگار
بن جاؤ " البقرہ 183

" اور یہ کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے
بہتر ہے اگر تم جانتے ہو" البقرہ 184

" رات تک روزے پورا کرو"
البقرہ 187

⟸ احادیث طیبہ میں روزے کی اہمیت ؟ -

حدیث قدسی ہے ہ-

" روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس
کی جزا دوں گا "

حضور ؐ نے فرمایا ہ-
جو بندہ رمضان کا ایک
روزہ بھی بغیر کسی عذر کے چھوڑے اور پھر

تمام عمر روزے رکھے تو اس (ایک روزہ)
کی تلافی نہیں ہو سکتی "

فرمانِ رسول ﷺ ہے-

" ہر چیز کی زکوٰۃ ہے. جسم کی زکوٰۃ
روزہ ہے "

= روزہ کے آداب ؛-

• روزہ ریاکاری سے پاک ہو ؛-
روزہ ... سے تزکیہ
نفس ، امدادِ باہمی اور عدلِ اجتماعی کے
مقاصد اس وقت حاصل ہوں گے جب
روزہ دکھاوے ... یا ریاکاری کے لیے نہ ہو
بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو ۔ کیونکہ
جب رضائے الٰہی مقصود ہوتی ہے . تو بندہ
گناہ اور ... خبیث مقاصد پہ کام نہیں
کرتا . دکھاوے کا کوئی بھی عمل نہ صرف
بربادی کا سبب ہے بلکہ ایک حدیث کی
روشنی میں یہ شرک پر مبنی ہے .

" جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا
اس نے شرک کیا "

- روزہ خواہش نفس کے لیے نہ ہو۔
یعنی روزہ کے لیے نفس کی خواہش کو پورا کرنے
کے لیے نہ رکھا ہو۔ جیسے مثال کے طور پر ہم سے یہ
کہ تو اگر روزہ نہ کھا تو لوگ کہیں گے کہ
دیکھو اتنا صحت مند اور تنومند جسم کا مالک
ہونے کے باوجود روزہ کا اہم فریضہ پورا
نہیں کر رہا۔ اس مقصد کا حاصل روزہ کبھی بھی
انسان کو تزکیہ نفس، امراد رائی اور
عدل اجتماعی جیسے اہم مقاصد سے آشنا نہیں
ہونے دیتا۔

Add references/example to substantiate your
argument.

- روزے کا مقصد اتمان اور احتساب ذات ہو۔
اگر روزے کا مقصد اتمان اور احتساب
ذات ہو تو تزکیہ نفس، امراد رائی
اور عدل اجتماعی جیسے مقاصد کو
بہت اہمیت سے حاصل کیا جا سکتا
ہے۔ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

"جس نے اتمان اور احتساب کے ساتھ
رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ
بخش دیے جاتے ہیں۔"

روزہ میں رخصتیں :-

۱) اگر کوئی شخص بیمار ہیں اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ، یا روزہ رکھنے سے اس کے مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد مناسب وقت پر قضائی یہی حکم مسافر کے بھی ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

" تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھیں "

۲) نابالغ اور مجنون پر روزہ فرض نہیں ۔

۳) سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اہل سنت کے مطابق سفر کم از کم تین منزل یعنی ۴۸ میل کی مسافت کا ہو اور منزل پر پندرہ دن سے زیادہ قیام کا ارادہ نہ ہو ۔ سفر میں جتنے روزے جائیں گے بعد میں ان کی قضا کرے گے

۴) عمر رسیدہ اور کمزور آدمی جائے تو روزہ نہ رکھے ۔ اس کی جگہ فدیہ ادا کرے فدیہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے میں ایک

مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا کھانا
کے برابر جنس دے دے

(5) بچے کو دودھ پلانے والی ماں کی رخصت ہے کہ
رمضان کے روزے نہ رکھے تاکہ بچے کے دودھ
میں کمی واقع نہ ہو۔ رمضان کے بعد
ان روزوں کو قضا کرے

<u>= روزہ توڑنے کے نتائج ۔</u>

جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے درج ذیل
طریقوں سے اس کی تلافی کرنا لازم ۔

1- ایک غلام آزاد کرے، اگر یہ ممکن نہ ہو۔
2- 60 لوگوں کو کھانا کھلائے یا لباس دے کر
3- دو مہینے دھارا تار روزہ رکھے کر۔

<u>= روزے کے روحانی اثرات ۔</u>

1- تقوی کا حصول :-
خود اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ روزے اس
لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم میں تقوی پیدا کرو۔
روزے میں انسان ممنوع اور حرام چیزیں
تو کجا بعض حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔
روزہ انسان کو برائیوں سے اجتناب کرنا
سکھاتا ہے۔

۲۔ ضبط نفس: روزے سے انسان کے اندر ضبط نفس کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ ضبط نفس کی تربیت ہے۔ ضبط نفس کا ملکہ تعلقات اور دنیوی امور میں کامیابی کا ضامن ہے۔

References??

۳۔ اخلاق: روزے سے انسان کے اندر اخلاق پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو شخص بندے اور خدا کو ہی معلوم ہوتی ہے۔ انسان تنہائی میں بھی ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ روزے میں دکھاوا ، ریاکاری اور کوئی دنیوی مصلحت مقصودی نہیں ہوتی۔

۴۔ اجر عظیم: روزہ خالصتاً اللہ کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا اجر بھی عظیم ہے۔ حدیث قدسی ہے:۔

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا "

= روزے کے اخلاقی اثرات:۔

۱) سیرت و کردار کی تعمیر:۔

رمضان کی وجہ سے مسلمانوں کی سیرت و تعمیر
کردار کی تعمیر بہترین خطوط پر ہوتی ہے۔
ان میں صبر و تحمل، برداشت، حبِ الٰہی،
رندر، عبادت جیسی خوبیاں پیدا
ہوتی ہیں اور انسان بہترین مسلمان بن
جاتا ہے۔

۲) جنت کی طرف جانے کا راستہ:-
ماہِ رمضان میں جب مومن روزہ رکھتا
ہے۔ تو اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور
جنت کی طرف جانے کا راستہ تلاش کر لیتا
ہے۔

حضورؐ نے فرمایا:-

"جنت میں دروازہ ریان ہے اس
میں قیامت کے دن روزہ دار
داخل ہوں گے۔"

۳) صبر:- رمضان مسلمانوں میں صبر پیدا کرنے
کا ذریعہ ہے۔ جس کی وجہ سے
انسان میں مشکلات سے مقابلہ کرنے
کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

USE elaborate and self explanatory headings.

= روزے کے سماجی اثرات :۔

۱) باہمی احساس و۔ جب ایک مسلمان روزہ رکھتا ہے تو اس میں بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ وہ غریبوں، ناداروں، ضرورت مندوں کی مشکلوں کو سمجھتا ہے۔ یعنی اس مابین کمی بھی وجہ سے ایک دوسرے کی قدر کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

۲) بہترین قوم کی تشکیل :۔
رمضان ایسا مہینے ہے جو مسلمانوں میں ایک وقت صبر و تحمل، اخلاق، ضبطِ نفس، تقویٰ، پرہیز گاری جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔ تو ان کی بہترین خطوط پر نشوونما کرتا ہے۔ جس سے بہترین قوم تشکیل پاتی ہے۔

۳) باہمی اتحاد، اتفاق کا مظہرو۔
دنیا میں ماہ رمضان ایک ہی وقت پر آتا ہے۔ اور اس لحاظ سے پوری ملت اسلامیہ عبادت، نیکیوں سے قربت بڑھا اور برائیوں کو ترک کرنے میں مصروف رہتی ہے۔ اس وجہ بین الاقوامی طور پر اتفاق، اتحاد، باہمی

دیوگا زنگ کام نظام ریو دیکھنے کو ملتا ہے۔

خلاصہِ بحث :-

دورۂ کا مقصود تقویٰ کا
حصول ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
" تا یہ تم پرہیز گار بن جاؤ " تقویٰ بنیادی
طور پر انسان کے اندر جواب دہی کا احساس
پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ جب کسی دن بندہ کو
اپنے مالک کی بارگاہ میں تمام اعمال
کے ساتھ پیش ہونا ہے اور یہاں کسی نے
کوتاہیت نہیں برتی جائے گی اب جب
پیش نظر ہے کہ تقویٰ پر استقامت
کے ساتھ گزرنے دستا میں کے ساتھ قوی شکل
ہے اور جب حقیقی طور پر روزے سے حاصل
کیونکہ کیونکہ انسان کو روزے کی حالت
میں بیت ساری چیزوں کی ممنوع قرار
جاتی ہے۔

Red ink margin notes:

Structure of the answer, no of arguments and the answer length is good.

Improve the references, paper presentation and the headings quality part.

Red ink in margin: 18, 18, 20

Scanned with CamScanner